منگل
22- اگست 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 429
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 187 | منگل-24 ربیع الاول-1416ھ، 22 ظہور 1374ہش، 22-اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نیک عمل کی مثال ایک پرند کی طرح ہے۔ اگر صدق اور اخلاص کے قفس میں اسے قید رکھو گے تو وہ رہے گا ورنہ پرواز کر جاوے گا اور یہ بجز خدا تعالیٰ کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) عمل صالح سے یہاں یہ مراد ہے کہ اس میں کسی قسم کی بدی کی آمیزش نہ ہو۔ صلاحیت ہی صلاحیت ہو۔ نہ عُجب ہو، نہ کبر ہو، نہ نخوت ہو، نہ تکبر ہو، نہ نفسانی اغراض کا حصہ ہو۔ نہ رُو بخلق ہو۔ حتیٰ کہ دوزخ اور بہشت کی خواہش بھی نہ ہو۔ صرف خدا تعالیٰ کی محبت سے وہ عمل صادر ہو۔ جب تک دوسری کسی قسم کی غرض کو دخل ہے تب تک ٹھوکر کھائے گا۔ اور اس کا نام شرک ہے، کیونکہ وہ دوستی اور محبت کس کام کی جس کی بنیاد صرف ایک پیالہ چائے یا دوسری خالی محبوبات تک ہی ہے۔ ایسا انسان جس دن اس میں فرق آتا دیکھے گا، اسی دن قطع تعلق کر دے گا۔ جو لوگ خدا تعالیٰ سے اس لئے تعلق باندھتے ہیں کہ ہمیں مال ملے یا اولاد حاصل ہو یا ہم فلاں فلاں امور میں کامیاب ہو جائیں، ان کے تعلقات عارضی ہوتے ہیں اور ایمان بھی خطرہ میں ہے جس دن ان کے اغراض کو کوئی صدمہ پہنچا اسی دن ایمان میں فرق آ جاوے گا۔ اس لئے پکا (صاحب ایمان) وہ ہے جو کسی کے سہارے پر خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 102)

انسانی پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کی پیدائش کی غرض اور اس کے دنیا میں بھیجنے سے مقصود اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی بندگی ہے۔ اس لئے انسانی زندگی کا مقصد بغیر اس کے پورا نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت نہ ہو۔ مگر ہر ایک بات کی کوئی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً ایک مہمان ایک شخص کے ہاں آتا ہے۔ مہمان کا اکرام ہر ایک شریف آدمی کا مقصد ہونا چاہئے۔ جو شخص شرافت کا مادہ رکھتا ہے اور (دینی احکام) سے تعلق رکھتا ہے اس کا فرض ہے جب اس کے یہاں مہمان آئے تو اس کا اعزاز و اکرام کرے۔

مگر اعزاز و اکرام دل سے تعلق رکھتا ہے دل ہی ہے جو کسی کا احترام کرتا ہے۔ اور دل ہی ہے جو عزت کرتا ہے۔ لیکن دل کی کیفیت ظاہر کرنے کے لئے ظاہری سامان ہوتے ہیں اگر کوئی شخص کسی کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ یا اس کے لئے غالیچہ بچھا دیتا ہے مگر دل میں چاہتا ہے کہ اس کو سخت

باقی صفحہ 7 پر

دنیا چند روزہ ہے۔ اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں دے رہی ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حقیقی راحت کا مدار تقویٰ پر ہے

متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے جو دنیا دار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل نہیں سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو حقیقی راحت اور لذت دنیا دار کے حصہ میں نہیں آتی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار تقویٰ پر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا عبد الصمد احمد صاحب ربوہ لکھتی ہیں۔ خاکسار کی پھوپھی محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ کرنل ملک سلطان محمد صاحب آف کوٹ فتح خان ضلع اٹک مورخہ 13۔ اگست 1995ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ہیں موصوفہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی صاحبزادی تھیں۔ اسی دن ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا بعد عصر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مولانا عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ برادرم محترم ڈاکٹر عبد السمیع صاحب ابن محترم بابو عبد الغنی صاحب (وفات یافتہ) (داماد خالد احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب) آف گارڈن ٹاؤن لاہور 6۔ اگست 95ء کو حرکت قلب اچانک بند ہونے سے 71 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ 7۔ اگست کو بیت المبارک ربوہ میں بعد ظہر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے جنازہ پڑھایا اور موصی ہونے کی بناء پر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ولادت

○ مکرم محمد محمود طاہر شاہد ایم اے ابلاغیات اطلاع دیتے ہیں:۔

مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفر گڑھ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17۔ اگست 95ء بروز جمعرات کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام "باسمہ طارق" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

نوزائیدہ بچی مکرم عبد الرشید صاحب دار العلوم غربی (حلقہ ثناء) کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت و سلامتی اور نیک، صالحہ و خادمہ سلسلہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

22- ظہور 1374 ھش   22 - اگست 1995ء

استطاعت کا استعمال

جیساکہ اس سے پہلے اخبار الفضل میں یہ بات شائع کی جاچکی ہے عالمی بیعت کی تیسری تقریب کے موقعہ پر آٹھ لاکھ اکتالیس ہزار تین سو پچیس افراد احمدیہ جماعت میں شامل ہوئے۔ یہ تعداد پچھلے سال کی تعداد سے دوگنا ہے اور جیساکہ حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے جب سے دنیا بنی ہے ایسا واقعہ کبھی رونما نہیں ہوا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جو مذاہب تبلیغ کرتے ہیں جیسے عیسائیت ان میں لوگ ضرور شامل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کی شمولیت کا یہ انداز کہ ایک ہاتھ پر ایک ہی وقت میں آٹھ لاکھ اکتالیس ہزار تین سو پچیس افراد شامل ہوں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب سے دنیا بنی ہے ایسا واقعہ کبھی رونما نہیں ہوا۔ اور اس سے پہلے حضرت صاحب یہ بھی فرما چکے ہیں کہ اب ہوائیں جھکڑ بن گئی ہیں۔ اس میں کیا شک ہے اکا دکا آنے کے بعد دسیوں اور بیسیوں آنے شروع ہوئے اور پھر سینکڑوں اور ہزاروں آنے شروع ہوئے۔ اور اب خدا کے فضل سے لوگ لاکھوں کی تعداد میں احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ احمدیت دراصل انسانوں کو خدا کے دروازے پر لانے کا نام ہے۔ اسی لئے اسے دعوت الی اللہ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے ہم جب لوگوں سے بات کرتے ہیں تو ہماری پہلی اور سب سے بڑی خواہش یہی ہوتی ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو پہچانیں۔ خدا کے قریب آئیں۔ خدا کے احکام مانیں اور اپنی زندگیوں کو بہتر بناتے ہوئے اس دنیا کے ہر معاشرے کو حسن عطا کریں۔ اب جبکہ ہوائیں جھکڑ بن گئی ہیں ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ ہم اپنی پوری استعداد کے ساتھ اس کام میں مصروف ہو جائیں۔ حضرت صاحب نے مزید فرمایا:۔

"میرے نزدیک استطاعت موجود ہے مگر بہت سی ایسی ہے جو چھپی ہوئی ہے مگر ہم نے اسے میدان عمل میں جھونکا نہیں۔ اگر ہم اس جذبے سے دعا کریں اور ہمارا عمل اس کی تائید کرے۔ تو اگلے سال ہم بیعتوں کی موجودہ تعداد کو دگنا کرسکتے ہیں اور پھر اس سے اگلے سال مزید دگنا کر سکیں گے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارا عمل صالح ہمارے قول کو رفعت عطا کرے گا۔ تو اس فہم اور سچائی کے ساتھ دعائیں کریں۔"

دعوت الی اللہ کے سلسلے میں دنیا بھر میں جو کام ہو رہا ہے اس کی سب سے زیادہ واضح تصویر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے سامنے ہے۔ آپ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میرے نزدیک استطاعت موجود ہے۔ مگر بہت سی ایسی ہے جو چھپی ہوئی ہے۔ مگر ہم نے اسے میدان عمل میں جھونکا نہیں۔ ہمارے خیال میں اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک پہلو تو یہ ہے کہ ہم میں سے جو دعوت الی اللہ کر رہے ہیں ان میں سے بعض ایسے افراد بھی ہیں جو اپنی پوری صلاحیت کو بروئے کار نہیں لا رہے۔ انہیں اپنی پوری صلاحیت کو بروئے کار لانا چاہئے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک اپنے آپ کو اس میدان میں جھونکا ہی نہیں استطاعت موجود ہے لیکن استطاعت کے استعمال کا آغاز ہی نہیں ہوا۔

پس ان دونوں قسم کے افراد کو چاہئے کہ پوری کوشش کے ساتھ دعوت الی اللہ کا کام کریں اور اپنے کام کے ساتھ اگر ہم دعا کرتے رہیں تو یقیناً جس طرح اس سال 'جیساکہ پچھلے سال سے بیعت کی تعداد دوگنی ہو گئی ہے اگلے سال بھی خدا کے فضل سے دگنی تعداد ہو سکتی ہے۔ اور یہ کام اسی طرح اور اسی رفتار سے جاری رکھا جاسکتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

ہر ایک بری بات سے بیزار رہوں گا
میں پھر بھی معافی کا طلبگار رہوں گا
تو مجھ کو سزا دے کہ جزا دے تیری مرضی
میں تیرا ہوں تیرا ہی پرستار رہوں گا

ابوالاقبال

سلیمہ میر و باری کو تہہ دل سے مبارک ہو
بہت شایانِ شان آیا کلامِ حضرتِ طاہر
کچھ ایسی دیدہ زیب اس کی کتابت اور طباعت ہے
کہ از خود ہو گیا مفہوم اس کا ظاہر و باہر

جو کلامِ امام ہوتا ہے
وہ امام الکلام ہوتا ہے
روح پاتی ہے اس سے لُطف و سکوں
اور دِل شاد کام ہوتا ہے

کلام حضرتِ طاہر محبّت کا بیاں سمجھو
ہر اک لفظ و معانی کو حقیقت کی زباں سمجھو
خلوصِ دل کا جامہ اوڑھ کر یہ سامنے آئیں
سخندانی کی ان باتوں کو تم روحِ رواں سمجھو

کلام طاہر امام کا ہے کلام
زندگی بخش زندگی کا جام
خود پیو اور پلاؤ اوروں کو
اس کا ہر شعر معرفت کے نام

ہمدردئ انسان اڑاتی ہے پھریرا
ہر شعر نے ہے فطرتِ انسان کو گھیرا
کیفیتِ عالَم کا بیاں اس میں ملیگا
اُبھرا ہے شبِ تار سے پُرنور سویرا

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت موسیٰ علیہ السلام

ستارہ مظفر اپنی کتاب میں مزید کہتی ہیں:-

سمندر پار کر کے چلتے چلتے بنی اسرائیل بنو اسماعیل میں سے عاد قوم کے پاس سے گذرے۔ یہ فلسطین کے لوگ تھے۔ بت پرست تھے۔ اور اپنے بتوں کے سامنے عبادت میں مشغول تھے۔ ان کو دیکھ کر حضرت موسیٰؑ کی قوم نے کہا کہ ہمارے لئے بھی ایسے معبود بنادیں جیسے کہ ان کے معبود ہیں تو حضرت موسیٰؑ نے انہیں ڈانٹا اور سمجھایا کہ جس کام میں وہ لگے ہوئے ہیں وہ تباہ ہونے والا ہے۔ یعنی بتوں کی پرستش تو فضول ہے۔ تمہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان سب پر فضیلت دی ہے۔ کہ تمہیں ایک خدا کا علم ہو گیا ہے۔ پھر اس نے تمہیں ظالم قوم سے نجات دلائی ہے۔ اس کے احسانوں کو بھول کر پھر تم ایک خدا کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا چاہتے ہو حالانکہ خدائے واحد ہی ہم سب کا خدا ہے۔

کنعان جانے کے لئے انہیں ایک بہت غیر آباد علاقے میں سے گذرنا پڑا جہاں سے شہر دور دراز علاقوں میں تھے۔ یہ ایک صحرا تھا جسے دشت سینا کہتے ہیں اسرائیلی بے سروسامانی کی حالت میں مصر سے بھاگے تھے۔

صحرا میں سے گذرنا ہے۔ کھانے پینے کے سامان کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں۔ اب اس صحرا میں کھانے پینے کے لئے غذائیت کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی چیزیں پیدا کرتا ہے۔ یہ غذائیں انہیں ہل چلا کر یا محنت کر کے پیدا نہیں کرنی پڑتی تھیں بلکہ خدا تعالیٰ ہر روز معجزانہ طور پر انہیں آسمان سے گرا کر یا زمین سے اگا کر یا تلیر کی صورت میں گوشت مہیا کرتا ہے۔

اس زمانے میں یہ غذائیں نہایت اعلیٰ درجہ کی تھیں کیونکہ مزے دار بھی تھیں ظاہری شکل سے بھی اچھی لگتی تھیں۔ میٹھی بھی اور فوائد کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجے کی۔ جن کے کھانے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ انہیں کھاؤ اور اپنے اندر اخلاق حسنہ پیدا کر کے عظیم الشان ذمہ داری کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے کھانے کے لئے ترنجبین۔ کھمب اور ایسی چیزیں جو جلد پیدا ہو سکتی تھیں اس صحرا میں پیدا کر دیں۔ ان غذاؤں کو جو بنی اسرائیل کو دی گئیں خدا تعالیٰ نے منّ و سلویٰ کا نام دیا۔

(۱) المنّ۔ عربی زبان کا لفظ جس کا معنی ہے فضل اور احسان سے بغیر محنت و مشقت کے ملنے والی چیز۔ بنی اسرائیل کو منّ جو خوراک کی صورت میں عطا ہوئی اس میں کھمبی۔ ترنجبین۔ بیر۔ پیلو وغیرہ شامل ہیں۔ یہ خوراک خدا کے فضل سے حاصل ہوئی۔ اس لئے اسے منّ کہا گیا۔ کھمب ایسی چیز کو کہتے ہیں جو جلد اگ آتی ہے۔ اور زمین میں اس کی جڑیں دور تک نہیں ہوتیں۔

ترنجبین۔ یہ سفید گول دھنئے کے بیجوں کی طرح چیز ہوتی ہے جو شبنم کے ساتھ سینا کے علاقے میں گرتی ہے۔ دھوپ کی گرمی سے پگھل جاتی ہے یہ اپنے مخصوص معنوں میں گوند کی قسم ہے۔ مزے میں شیریں ہوتی ہے۔ دشت سینا شام۔ عراق کے بعض علاقوں میں ہوتی ہے گرم کرنے پر شہد کی قسم کی ہوتی ہے۔ عرب لوگ اس میں بادام۔ پستہ۔ وغیرہ ڈال کر مٹھائی بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دنوں ترنجبین کثرت سے پیدا کر دی تاکہ جنگل کی خشک غذا نقصان نہ پہنچائے۔ ترنجبین کو دوسری غذاؤں کے ساتھ ملا کر کھانے سے صحت ٹھیک رہتی تھی۔ اور جنگل کی خشک غذا سے قبض نہیں ہونے دیتی تھی۔

(۲) سلویٰ۔ عام معنی کے لحاظ سے ہر اس چیز کو جو تسلی کا موجب ہو سلویٰ کہلاتی ہے۔ خاص معنوں کے لحاظ سے بٹیر کی مانند سفید پرندے یا تیتر سے ملتے جلتے ایک پرندے کا نام ہے۔ شہد کو بھی سلویٰ کہتے ہیں غرض سلویٰ میں پرندے شہد اور ایسی تمام غذائیں شامل ہیں جو قلب کو سکون دیتی ہیں۔ ان علاقوں میں ٹڈی بہت ہوتی ہے۔ اور تلیر ایسی جگہوں کو پسند کرتا ہے۔ جس میں ٹڈی ہو۔ کیونکہ وہ ٹڈی شوق سے کھاتا ہے۔ اس لئے معجزاتی طور پر ان دنوں میں جب بنی اسرائیل وہاں ٹھہرے کثرت سے تلیر وہاں آگئے۔ جن کا بنی اسرائیل گوشت کھا سکتے تھے۔ کھانے کے لئے تو یہ چیزیں ہوئیں۔ پھر پیاس دور کرنے کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ گھنے بادل برسا کر پانی مہیا فرما دیتا۔ جس کو وہ پیتے اور دوسری ضرورتیں پوری کرتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی تکالیف دور کر کے انہیں آرام و آسائش کے لئے خاص انعامات ہر زمانے میں ان کی ضرورت کے مطابق نازل فرماتا ہے۔ بنی اسرائیل کو فرعون کے مظالم سے نجات عطا فرمائی اور پھر منّ و سلویٰ کے انعامات سے نوازا۔

اس بات کو خوب سمجھ لو کہ جب پورا خوف دامنگیر ہو اور جان کندن کی سی حالت ہو گئی اس وقت کی توبہ توبہ نہیں۔ جب بلا نازل ہو گئی پھر اس کا رد کرنا اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ تم بلا کے نزول سے پہلے فکر کرو۔ جو بلا کے نزول سے پہلے ڈرتا ہے وہ عاقبت بین اور باریک بین ہوتا ہے اور بلا کے آجانے کے وقت کافر بھی ڈرتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خدمتِ خلق کا جذبہ

محترم سید نور عالم صاحب ایم۔ اے۔ امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے حضرت میاں محمد صدیق صاحب بانی کی وفات پر لکھا:-

خدمت خلق کا راستہ ایسا پر خطر اور خاردار راستہ ہے کہ جس میں راہی کو برہنہ پاؤں دوڑایا جاتا ہے۔ قدم قدم پر اس کی طرف طعن و تشنیع کے تیر پھینکے جاتے ہیں۔ مشکل اور سنگین حالات میں اس کے جذبہ ایثار کو پرکھا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی خون و خاک کے سمندر میں اس سے غوطے لگانے کا تقاضا کیا جاتا ہے۔ اسی منزل کے یہ ایسے راہ و رسم ہیں جس میں آزمائش ناگزیر ہے۔ ایک مثال سنئے۔

1964ء کے کلکتہ کا تصور فرمایئے۔ جنوری کا مہینہ ہے۔ ہر طرف ہندو مسلم فسادات ہو رہے ہیں۔ کشت و خون کا بازار گرم ہے۔ مکانات اور فیکٹریوں کے جلنے سے شہر میں دھواں اور شعلوں کے جھونکے چل رہے ہیں۔ سڑکیں اور گلیاں غیر محفوظ ہیں۔ کرفیو لگا ہوا ہے۔ بیت احمدیہ کا تعلق عملاً تمام احمدی گھرانوں سے منقطع ہو چکا ہے۔ اہالیان بیت احمدیہ جو تعداد میں سات یا چھ تھے۔ محصور تھے۔ ان میں سے ایک خاکسار بھی تھا۔ ایک غمخوار اور درد آشنا دل نے خانہ خدا کے غیر محفوظ ہونے اور محصور و مجبور احمدیوں کی کس مپرسی کا احساس کیا۔ کئی دنوں تک صبح آٹھ بجے جبکہ کرفیو دو گھنٹے کے لئے اٹھا لیا جاتا بانی صاحب اپنے تینوں بیٹوں (منیر احمد۔ رشید احمد اور شریف احمد) میں سے دو بیٹوں کو باری باری بیت احمدیہ ہماری خیریت دریافت کرنے کو بھیجتے رہے۔ خدمت خلق کا جذبہ ملی قومی اور علاقائی قیود سے بالا ہوتا ہے۔ یہ جذبہ ایسے تمام موقعوں پر ابھرتا ہے جب بندگان خدا پر مصیبت آتی ہے۔ فسادات کے دنوں میں مسلمانوں کے ایسے محلے جو غیر محفوظ تھے خالی ہونے لگے۔ تقریباً سو افراد پر مشتمل خانہ بدوشوں کا ایک قافلہ کولوٹولا سٹریٹ کی طرف آیا۔ مکرم بانی صاحب نے اپنے مکان کے ایک حصے میں ان کو ٹھہرا لیا اور جب تک کہ حالات معمول پر نہ آگئے ان کے خورو نوش کا انتظام خود فرماتے رہے۔ بانی صاحب کے حسن سلوک شفقت اور تواضع کے تذکرے آج بھی ان کی زبانوں پر ہیں۔

بانی صاحب کے ایثار و قربانی کی مثالیں تو بہت ہیں اور قارئین ان کو جانتے بھی ہیں۔ لیکن اصل چیز جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بشاشت قلبی ہے۔ جو وہ ہر مالی قربانی کے بعد محسوس کرتے تھے۔

ایک بار میں نے ان سے پوچھا کہ آپ بیت اقصیٰ قادیان کی تعمیر پر اس قدر رقم کس طرح خرچ کر سکیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ جب بھی میں کسی نیک کام میں حصہ لینے کا ارادہ کرتا ہوں تو اپنے اہل و عیال کو بھی مشورے میں شامل کر لیتا ہوں۔ اس موقعہ پر بھی میں نے ایسا ہی کیا اور ان لوگوں نے بھی حسب معمول بڑی ہنسی خوشی اور گرم جوشی کے ساتھ کہا کہ ہم آپ کے اس فیصلے پر راضی ہیں۔ بانی صاحب اس امر کے اظہار سے اس قدر خوش تھے کہ آپ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو جھلکنے لگے۔ بڑی رقت کے ساتھ گداز اور لرزاں آواز میں کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہے کہ اس نے اس بندہ حقیر کو نیک بیوی اور نیک اولاد عطا کی ہے۔ بعد ازاں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے متعلق کہنے لگے کہ حضرت صاحب کا بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے میری حقیر پیش کش کو قبول فرمایا۔

ایک سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مولانا عبد الرحمان صاحب سابق ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان بہشتی مقبرہ میں صبح کے وقت چہل قدمی فرما رہے تھے۔ خاکسار پر جب نظر پڑی تو اپنے قریب بلایا اور بڑے پیار سے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور مینارے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مینارہ پر آپ کو دھبے نظر آتے ہیں۔ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمانے لگے کہ ایک عرصہ سے یہ قابل مرمت ہے۔ اور اس پر خرچ کثیر ہے میاں محمد صدیق صاحب بانی سے میں کہہ سکتا ہوں مگر مجھے تامل ہے۔ کیونکہ بانی صاحب نے پہلے ہی بہت ساری مالی قربانیاں کی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ آپ بانی صاحب کو تحریک کریں۔

بانی صاحب اس وقت قادیان میں موجود تھے۔ خاکسار نے اس بارے میں بانی صاحب سے گفتگو کی۔ مجھے خیال تھا کہ شائد موصوف اس پر مائل نہ ہوں مگر بانی صاحب نے بلا توقف مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آپ حضرت امیر صاحب قادیان سے کہہ دیں کہ اللہ نے چاہا تو اس کے تمام اخراجات میں خود ادا کروں گا۔ اور آپ نے ایک معین رقم مرکز میں جمع کرا دی۔ کچھ دنوں بعد آپ نے کلکتہ سے مسٹر کے۔ سی۔ پال کو جو کنٹریکٹر ہیں اور معماری کاموں میں اچھا تجربہ رکھتے ہیں قادیان بھیجا۔ انہوں نے واپس آکر اخراجات کا تخمینہ پیش کیا۔ مگر افسوس کہ مناسب میٹریل کی کمیابی یا نایابی کی وجہ سے یہ کام نہ ہو سکا۔

بانی صاحب کو قادیان اور درویشان قادیان

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

میں نے ایک دفعہ اپنے کالم میں لکھا تھا کہ لوگ چاند پر زمین خرید رہے ہیں اور یہ بھی کہا تھا کہ صرف ایسے لوگ چاند پر زمین خرید رہے ہیں جن کے پاس بے پناہ دولت ہے۔ کیونکہ اس زمین پر بھی زمین خریدنے کے لئے خاصی رقم کی ضرورت پیش آتی ہے۔ وہ زمین جسے چاند کی زمین کہا جاتا ہے وہاں تو بہت زیادہ رقم کی ضرورت ہوگی۔ اور پھر صرف زمین ہی تو نہیں خریدنی زمین تو اس لئے خریدنی ہے کہ وہاں کوٹھیاں بنائی جائیں۔ مکان ہم اس لئے نہیں کہتے کہ مکان تو غریب آدمیوں کے ہوتے ہیں۔ بڑے آدمیوں کی کوٹھیاں ہوتی ہیں۔ اور صرف بڑے لوگ ہی چاند پر زمین خرید سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی کہ آخر وہ زمین کو چھوڑ کر چاند پر کیوں جائیں گے۔ زمین پر بھی ابھی اتنی زمین باقی ہے کہ جتنی چاہیں کوٹھیاں آپ بنالیں۔ وہاں جانے کا کیا مقصد ہوگا۔

لیکن چند روز ہوئے ایک جوڑا۔ میاں بیوی۔ میرے پاس آئے اور آتے ہی انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے چاند پر زمین خرید دیں اور وہ خوب ہنسے۔ کہنے لگے اب ہم چاند پر ہی رہیں گے۔ یہاں زمین پر ہمارا ٹھکانہ نہیں۔ میں بڑا حیران ہوا۔ فارغ البال تو ہیں وہ میں جانتا ہوں میاں بھی کماتا ہے۔ بیوی بھی کماتی ہے۔ اور دونوں اچھا کمانے والے ہیں۔ میاں کا تو کہیں ہاتھ پڑ جائے۔ مٹی کو سونا بنا دیتا ہے۔ اور وہ سونا اپنے ہی گھر میں استعمال کرتا ہے۔ لیکن ان کے پاس تو یہاں پر کام موجود ہے۔ اور بظاہر ہمیشہ خوش بھی نظر آتے ہیں۔ یہاں سے بھاگنا نہیں چاہتے۔ لیکن بہرحال انہوں نے اصرار کے ساتھ کہا کہ اب ہمیں آپ چاند پر زمین خرید کے دیں ہم وہیں مکان بنائیں گے اور وہیں رہائش اختیار کریں گے۔ کچھ دیر اس بات کو مذاق میں ٹالا جاتا رہا۔ میری حیرانگی دیکھ کر وہ اور بھی زیادہ ہنسنے اور کہتے کہ نہیں جی بس۔ اب یہاں ہمارا گزارا نہیں ہو سکتا۔

میں نے پوچھا آخر کیوں۔ کہنے لگے کہ وہ اس لئے کہ آپ نے بھی ہمیں "میرا خاندان" کے مضمون میں شامل نہیں کیا اور ہمارے فلاں رشتہ دار نے بھی "میرا خاندان" لکھتے ہوئے اس میں شامل نہیں کیا۔ حالانکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں آپ دونوں کو اپنے خاندان میں شامل کرنا چاہئے تھا۔ یہ یعنی میاں ایک لمبے عرصے سے ملازمت کے ساتھ ساتھ دیگر دینی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں اور یہ خدمات از خود نہیں سرانجام دی جا رہیں بلکہ جماعت نے انہیں اپنے حلقہ کا صدر موصیاں بنایا ہوا ہے اپنے حلقہ کے سیکرٹری مال بھی رہے ہیں اور ان دونوں کاموں میں انہوں نے خاصی نیک نامی حاصل کی ہے۔

میں بھی' بیوی کہنے لگی' ایک لمبے عرصے سے لجنہ کی طرف سے متعدد فرائض سرانجام دے رہی ہوں۔ اور مجھے تو گھریلو کام کے لئے وقت ہی نہیں ملتا۔ اور جو کچھ میں کرتی ہوں وہ اپنی مرضی سے نہیں کرتی۔ لجنہ نے مجھے کئی عہدے دے رکھے ہیں کئی کام دے رکھے ہیں اور یہ سب کے سب میں اپنے گھر کے کام کو قربان کر کے بھی سرانجام دے رہی ہوں۔ پھر ان کا اور میرا نام آپ کے مضمون میں کیوں شائع نہ ہو۔ رشتہ دار تو ہیں ہم آپ کے اور شرط بھی یہ ہے کہ بزرگان۔ واقف زندگی۔ مربی۔ یا سلسلے کی طرف سے دی جانے والی خدمت کرنے والوں کے رشتہ داروں کے نام۔

میں نے ان دونوں سے کہا کہ آپ نے تو کبھی یہ بات مجھ سے کہی نہیں۔ میں تو اس میاں کو زیادہ سے زیادہ اس صورت میں جانتا ہوں کہ اپنے موٹر سائیکل کے ساتھ انہوں نے بعض اوزار رکھے ہوتے ہیں اور اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں جا کر ان اوزاروں کے ساتھ کبھی پنکھے لگاتے ہیں کبھی ٹونٹیاں ٹھیک کرتے ہیں کبھی اور کوئی ایسا ہی کام کرتے ہیں مجھے تو ہرگز اس بات کا علم نہیں کہ اپنے حلقہ کے صدر موصیان اور سیکرٹری مال ہیں اور آپ کے متعلق بھی مجھے علم نہیں کہ آپ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے دیئے گئے فرائض سرانجام دیتی ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں آپ ایک عالمہ ہونے کی وجہ سے (ایم۔اے۔ پولیٹیکل سائنس) یہ سارے کام کرتی ہیں۔ مختلف محلوں میں جا کر تقریریں کرتی ہیں۔ بعض اوقات کوئز پروگرام بھی ترتیب دیتی ہیں۔

بہرحال ان کی اس بات سے مجھے یہ خطرہ پیدا ہوا کہ میرے اور کئی رشتہ دار جماعت کی طرف سے ان کے ذمہ فرائض لگانے جانے کی وجہ سے اپنے آپ کو مصروف رکھتے ہیں ان کے نام رہ گئے ہیں۔ لیکن انسان کا علم تو محدود ہوتا ہے اور میرا علم بہت ہی محدود ہے۔ جب تک مجھے پہلے بتایا نہ جاتا کہ ہم یہ کام رہے ہیں یا کرتے رہے ہیں تو میں کس طرح اپنے اس مضمون میں ان کا نام شامل کر سکتا تھا۔ شامل نہ کرتے ہوئے ڈرتا تو یقیناً تھا کہ یہ کہیں گے کہ کیا میں اس کے خاندان کا فرد نہیں ہوں لیکن صرف خاندان کے افراد کے تو نام نہیں لئے خاندان کے صرف ان افراد کے نام لئے ہیں جو یا تو بزرگ تھے یا جنہوں نے زندگی وقف کی یا جو مربی بنے یا جو ایسے کام سلسلے کے کرتے رہے جو سلسلے ہی نے ان کے ذمے کوئی عہدہ دے کر لگائے تھے۔

بہرحال جن کے نام رہ گئے ہیں۔ میں ان سے معذرت طلب کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ وہ اپنے نام اور کوائف ہمیں ارسال کریں یہ جماعت کی تاریخ ہے اگرچہ عنوان تو "میرا خاندان" ہے لیکن دراصل ہر احمدی خاندان جماعت کا ایک جزء ہے اور اس خاندان کی تاریخ جماعت کی تاریخ ہے۔ میں ان تمام ناموں کو "میرا خاندان" کے ضمیمے کے طور پر شائع کردوں گا تاکہ احمدیہ جماعت کی تاریخ کا کوئی حصہ چھپا نہ رہے۔ سامنے آنا چاہئے۔ دوسروں کے لئے ترغیب کا باعث بننا چاہئے۔ پس آپ مجھے لکھیں۔ اسی طرح کئی دیگر احباب جنہوں نے "میرا خاندان" مضمون لکھا ہے ان کے خاندان کے کوئی افراد سمجھتے ہوں کہ ان کا نام رہ گیا ہے حالانکہ آنا چاہئے تھا۔ تو وہ ادارہ الفضل کو ضرور لکھیں۔

مولانا عبدالباسط شاہد

وقفِ جدید۔ ایک اور بابرکت تحریک

جماعت کی مالی جہاد اور قربانیوں کی تاریخ نہایت شاندار اور قابل رشک ہے۔ اس عظیم مثالی کارنامہ کے پیچھے (حضرت امام جماعت الثانی) کی ولولہ انگیز قیادت کا کسی قدر تذکرہ تحریک جدید کے ضمن میں ہو چکا ہے۔ تحریک جدید کا اجراء 1934ء میں ہوا جبکہ (حضرت صاحب) کی جوانی کا زمانہ اور شدید طوفانی مخالفت کی وجہ سے جماعت کے اندر غیر معمولی جذبہ و جوش کا زمانہ تھا۔ مگر 1958ء میں جبکہ (حضرت صاحب) ایک ایسے خوفناک قاتلانہ حملہ سے دوچار ہو چکے تھے جس میں نادان دشمن کا وار شہ رگ سے چھوتے ہوئے اور اپنے اثرات پیچھے چھوڑتے ہوئے نکل گیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں (حضرت صاحب) ایک انتہائی تکلیف دہ اعصابی بیماری میں مبتلا ہو چکے تھے۔ مگر عمر کی زیادتی' بیماری کی شدت' ذمہ داریوں کے ہجوم میں ہمارا یہ خدا رسیدہ قائد ایک عجیب شان کے ساتھ جماعت کی روحانی ترقی اور تربیت کے لئے ایک نہایت وسیع پروگرام اس جماعت کے سامنے پیش کر رہا تھا۔ جو تقسیم وطن کے نتیجہ میں بہت بڑے دھکے کو برداشت کر کے نئے سرے سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش میں مصروف ہے اور ایک دفعہ پھر دنیا پر یہ ثابت کر دیتا ہے کہ خدائی تائید یافتہ اولیاء اللہ کی شان دنیوی لیڈروں اور خود ساختہ پیروں سے کتنی مختلف اور ارفع و اعلیٰ ہوتی ہے۔ اس سکیم کی اہمیت و افادیت کا اندازہ (حضرت صاحب) کے مندرجہ ذیل ارشاد سے ہوتا ہے۔

"میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ (-) کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے۔ لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں ...... اور باہر جا کر نئے ربوے اور نئے قادیان بسائیں .... وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسب ہدایت وہاں لوگوں کو تعلیم دیں۔ لوگوں کو (-) پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں۔

(الفضل 6 فروری 1958ء)

اسی طرح حضرت صاحب فرماتے ہیں "یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ خدا تعالیٰ .... میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔

(الفضل 7 جنوری 1958ء)

اس یقین اور وثوق اعتماد اور توکل علی اللہ سے جاری ہونے والی سکیم جس طرح قدم بقدم آگے بڑھی اور جس طرح شیریں ثمرات کی حامل ہوئی اس کا ایمان افروز تذکرہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت الرابع ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے کے ایک پرانے مضمون میں بیان ہوا ہے۔ (حضرت صاحب) کو بطور ناظم وقف جدید ایک لمبا عرصہ اس تحریک سے بہت قریبی تعلق رہا۔ حضرت صاحب کا یہ حقیقت افروز مضمون ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

پس منظر وقف جدید کا ایک پس منظر وہ تربیتی کمزوری اور اخلاقی انحطاط ہے جس کی رفتار بالخصوص تقسیم ہندو پاک کے بعد کئی وجوہ سے خطرناک حد تک بڑھ گئی تھی۔ (حضرت امام جماعت الثانی) نے اپنی خداداد فراست سے اس خطرے کو بڑی شدت سے محسوس فرمایا جس کی اگر بروقت روک تھام نہ کی جاتی تو یہ ایک ایسی مہیب شکل اختیار کر سکتا تھا جو قابو سے باہر ہو جاتی اور پیشتر اس کے کہ ہم دین حق کو غیر ملکوں اور غیر مذاہب میں پھیلانے میں کامیاب ہوتے یہ خطرہ تھا کہ خدانخواستہ ہم خود از سرنو ہدایت کے محتاج ہو چکے ہوتے۔ ایسی صورت میں وہ لوگ جنہیں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الفضل قادیان - 17- جنوری 1932ء

ہماری تاریخ

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس بلاد عربیہ سے دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے کے بعد واپس قادیان تشریف لائے تو حضرت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی موجودگی میں مربیان و کارکنان نظارت اصلاح وارشاد کے اصرار پر عربی زبان میں تقریر کی۔ اور آپ نے فرمایا جب دمشق کی واپسی کے بعد حضرت صاحب نے بلاد عربیہ میں دعوت الی اللہ کا مرکز قائم کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت صاحب نے مجھے اور مولوی جلال الدین صاحب شمس دونوں کو ثنیتہ الوداع سے یعنی وداعی موڑ کے قریب یعنی وہ موڑ جو ہمیشہ سے یادگاری واقعات کی جگہ ہے۔ وہاں عام احباب کے ساتھ ہمارے لئے دعا فرماتے ہوئے ہمیں الوداع کہا۔ اس وقت ہماری کیا حالت تھی۔ آنسو بہہ رہے تھے اور دل بڑی بڑی امنگوں اور امیدوں سے بھرا ہوا تھا سب سے بڑی اور سب سے بڑھ کر عظمت والی بلکہ سب سے زیادہ محبوب میری ایک دلی آرزو تھی اور وہ یہ کہ میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے راستے میں جاں نثار کرنے والا دیکھوں۔ میں نے اس جاں نثاری کے لئے دعا بھی کی اور اپنے رفیق سفر مولوی جلال الدین صاحب سے اپنے اس دل کے بھید کا اظہار بھی کر دیا۔ اس احتیاط کی غرض سے کہ اس ارادہ میں تزلزل نہ واقع ہو۔ اس قسم کے جذبات کے ساتھ ہم دمشق کے قرب وجوار میں پہنچے اور جب ایک اونچے ٹیلے کی چوٹی پر ہماری موٹر پہنچی اور دمشق کا شہر ہمیں نظر آیا تو ہم نے اس وقت ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا کی اور اپنے دلوں کو جناب الٰہی میں پیش کیا۔

اس کے بعد ہماری دعوت الی اللہ کی جدوجہد شروع ہوتی ہے اور دمشق جلد ہی ایک بھیانک جنگ کا ہنگامہ خیز محشر بن جاتا ہے۔ ایک دن جب ہماری مخالفت زوروں پر تھی اور دوسری طرف میدان کارزار بھی چاروں طرف گرم تھا۔ اور ہمارے مخالفوں کے یہ ارادے ظاہر ہو چکے تھے کہ اس جنگ وجدال کے زور و شور میں وہ ہم پر حملہ کر کے ہمیں عالم وجود سے غائب کر دیں تو میں نے اپنے روزمرہ کے دعوت الی اللہ کے پروگرام کے لئے تیاری کی۔ مولوی صاحب مجھے باہر جانے سے منع کرتے ہیں۔ لیکن میں انہیں یہ جواب دیتا ہوں کہ میری تمناؤں کے صدق و کذب کا یہی وقت ہے۔ میں تو اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھاؤں گا۔ مولوی صاحب حسب عادت میرے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوتے ہیں مگر میں انہیں روکتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ آپ حضرت امام جماعت کی امانت ہیں جو میرے سپرد ہوئی ہے اس لئے میں آپ کو جانے نہیں دوں گا۔ مولوی صاحب جب اصرار کرتے ہیں اور مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ میں امیر ہوں اور آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ اس کمرے سے باہر نہ نکلیں۔ یہ کہہ کر خطرے کے مقامات کی جستجو کرتا ہوا میں اپنا دعوت الی اللہ کا دورہ ختم کرتا ہوں۔ مجھے سوائے اس کے کوئی تکلیف نہ پہنچی کہ مدرسوں کے طلباء اور دوسرے راہگزروں نے مجھ پر ہنسی اڑائی اور پھبتیاں کسیں۔

آخر میں چھ ماہ کے بعد شمس صاحب آپ کو تن تنہا ان خطرناک حالات میں اپنا کام کرنے کے لئے چھوڑ کر واپس آگیا۔ اور آپ آج چھ سال کے بعد جبکہ اس دوران میں خدا تعالیٰ کے راستے میں زخمی بھی ہوئے کامیاب واپس آئے ہیں۔ میں آپ کو اپنی طرف سے اور اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے اس کامیاب واپسی پر مبارکباد دیتا ہوں"

اس کے بعد حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے کام اور اس کی کامیابی کا ذکر فرمایا۔

(الفضل مورخہ 17 جنوری 1932ء)

توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

در ثمین طاہر۔ ایم ایس سی (زوآلوجی) ایم فل (جینیٹکس)

کینسر اور جینیٹکس

شائد ہی کوئی بیماری اتنا خوف پیدا کرتی ہو جتنا کہ کینسر کرتا ہے آج تقریباً ہر انسان کسی ایسے دوسرے انسان کو جانتا ہو گا۔ جس کی وفات کینسر جیسے موذی مرض سے ہوئی ہو گی۔

کینسر کی سو سے زیادہ اقسام ہیں ایک نارمل انسان میں کینسر کے تقریباً ایک درجن جینز ہوتے ہیں DNA کے مخصوص ٹکڑے کو جو ایک مخصوص کردار ادا کرے اسے جین کہتے ہیں گویا وراثتی اکائی جین ہے) جب یہ جینز معمول کے مطابق عمل کر رہے ہوں تو یہ جسم میں خلیوں پر کنٹرول کر کے جسم میں توازن برقرار رکھتے ہیں مگر جب ان جینز میں کوئی تبدیلی آجائے تو خلیوں پر کنٹرول ختم ہو جاتا ہے اس وجہ سے ابنارمل خلے نارمل خلیوں کے مقابلے پر زیادہ بننے لگ جاتے ہیں۔ انہیں چند جینز کی وجہ سے سو مختلف قسم کے کینسر ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان جینز کا بہت بنیادی اور طاقتور کنٹرول ہے

کینسر کے خلئے میں پہلی تبدیلی جین میں تبدیلی ہوتی ہے اس وجہ سے کینسر کے نئے بننے والے خلیوں میں خلیاتی تقسیم ابنارمل ہونے لگتی ہے کروموسومز ایک دوسرے سے صحیح طرح سے علیحدہ نہیں ہو پاتے جس وجہ سے کچھ خلیوں میں کروموسومز کی تعداد نارمل (46) سے زیادہ ہو جاتی ہے اور کچھ خلیوں میں یہ تعداد کم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ ٹوٹے ہوئے کروموسومز بھی کینسر کے خلیوں میں پائے جاتے ہیں اس طرح کی خرابیاں صحیح وراثتی پیغام کو خراب کر دیتی ہیں اور ایسے خلیے زندگی کے لئے بہت نقصان دہ ہو جاتے ہیں ایک نارمل جسم اور نارمل خلیہ اس قسم کی تبدیلیوں کو برداشت نہیں کر سکتا صرف چند قسم کی ٹرائی سومیز (Trisomies) یعنی کوئی کروموسوم دو کی بجائے تین ہوں) کے ساتھ Fetus (پیدائش سے قبل بننے والا بچہ) پیدائش تک زندہ رہتا ہے اسی طرح کروموسومز کی تعداد میں کمی کا ہونا بھی بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ مگر کینسر کے خلیے میں یہ حیرت انگیز صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ اس طرح کی ابنارمیلٹیز کو برداشت کرے ایک کینسر کے خلیے میں 46 سے لے کر ہزار تک کروموسومز پائے گئے ہیں۔

کروموسومز کی تعداد میں کمی بیشی یا شکل وصورت میں تبدیلی کینسر کی تشخیص میں مدد دیتی ہے خلیوں کے اندر کروموسومز کو دیکھ کر ڈاکٹرز یہ اندازہ لگا لیتے ہیں کہ یہ کینسر ہے بھی یا نہیں اور اگر کینسر ہے تو کس قسم کا کینسر ہے۔ Acute (جس میں کینسر تیزی سے بڑھتا ہے) یا کرونک (جس میں کینسر آہستگی سے بڑھتا ہے) ہے۔ اس کے علاوہ کچھ کیسز میں ڈاکٹرز کروموسومز کے نمونوں سے کینسر کی Critical Stage یعنی پر اندیش یا آخری حالت کا بھی پتہ لگا لیتے ہیں جس میں کروموسومز کی ابنارمیلٹیز بہت بڑھ جاتی ہیں اسی طرح بیماری کے Dormant Stage (خوابیدہ حالت) میں آنے کا بھی پتہ لگایا جا سکتا ہے جس میں مریض میں مرض کی علامات کم ہونے لگتی ہیں اور کروموسومز کی نارمل پوزیشن پر آنے لگ جاتی ہے۔ اس طرح کی معلومات سے علاج کا مناسب حال طریقہ چنا جا سکتا ہے اور علاج کے اثر انگیز ہونے یا نہ ہونے کا بھی پتہ لگایا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر

Chronic Mylogenous Leukemia (خون کا کینسر) کی ایک قسم کے % 90-85 مریضوں میں ایک کروموسوم جسے میلا ڈیلفیا کروموسوم کہتے ہیں پایا جاتا ہے یہ کروموسوم نمبر22 کے ایک حصے کو ٹوٹ کر ضائع ہو جانے یا ٹوٹ کر کروموسوم نمبر9 پر لگ جانے سے بنتا ہے اس طرح کے ایک خلئے کے بن جانے سے باقی سارے نئے بننے والے کینسر کے خلیوں میں جو اسی آبائی خلیے سے بنتے ہیں ایسا ہی کروموسوم پایا جاتا ہے۔ کینسر کے مریضوں میں اس کروموسوم کے پائے جانے سے Chronic Mylogenous Leukemia کی تشخیص ہو جاتی ہے اور اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

ابھی کینسر اور جینیات کے تعلق میں بہت سے معمے باقی ہیں مگر پھر بھی یہ بالکل واضح ہے کہ کینسر ہونے کی صلاحیت (Susceptibility) اور کینسر ہونے کے طریقہ کار پر جینیٹکس اثر انداز ہوتی ہے اگر مختلف خاندانوں میں کینسر کی ہسٹری دیکھی جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ کچھ خاندانوں میں کینسر ہونے کے دوسرے خاندانوں سے زیادہ امکانات ہوتے ہیں اسی طرح کچھ وراثتی تبدیلیاں بھی کینسر کے امکان کو بڑھا دیتی ہیں مثلاً قوت مدافعت کے نظام میں وراثتی خرابی کینسر کا باعث بن سکتی ہے اسی طرح ایسے جینز میں تبدیلی جو نشوونما کے Pattern کو کنٹرول کرتے ہیں بھی کینسر کا باعث بن سکتی ہیں۔

ماحول کا کینسر سے گہرا تعلق ہے۔ ایک شخص جسے کینسر کا خطرہ ہے اسے ایک صحت مند ماحول میں بھی کینسر ہو سکتا ہے اسی طرح ایسے شخص کو جسے کینسر کا خطرہ نہیں اسے ایک غیر صحت مند ماحول میں کینسر ہو سکتا ہے۔ جینیاتی تحقیق نہ صرف ان لوگوں کے گروہوں (Groups) کا پتہ لگاتی ہے جنہیں کینسر کا خطرہ ہے بلکہ ان ماحولیاتی مادوں کا بھی پتہ لگاتی ہے جن سے کینسر کا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ہیبرون سے اسرائیلی فوج کے انخلا کا مطالبہ

پی ایل او کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ دریائے اردن کے مغربی کنارے پر خود مختاری کی توسیع کے پروگرام پر اتفاق رائے اور عمل درآمد شروع ہونے سے پہلے اسرائیلی فوج کو مغربی کنارے پر واقع قصبے ہیبرون سے نکل جانا چاہئے۔

یاد رہے کہ یہ بیان اس وقت جاری کیا گیا ہے جبکہ قریباً ایک ہفتہ پہلے اسرائیل کے وزیر خارجہ شمعون پیریز اور پی ایل او کے سربراہ کے درمیان خود مختاری کو توسیع دینے کے اصولوں پر ایک جزوی سمجھوتے پر دستخط ہو چکے ہیں۔ جس ایگزیکٹو کمیٹی نے یہ بیان جاری کیا ہے اس میں کمیٹی کے ۱۸ میں سے ۸ - اراکین غیر حاضر تھے۔

کمیٹی نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ اس قصبے ہیبرون میں آباد کاروں کی موجودگی ایک ٹائم بم کی حیثیت رکھتی ہے جو کہ امن منصوبے کو کسی بھی وقت سبوتاژ کر سکتی ہے۔ اس قصبے میں ۴۰۰ اسرائیلی یہودی آباد کار آباد ہیں جبکہ قصبے کی آبادی ایک لاکھ بیس ہزار فلسطینیوں پر مشتمل ہے۔

پی ایل او کی ایگزیکٹو کمیٹی نے مغربی کنارے پر تمام اسرائیلی آباد کاروں کی موجودگی پر اعتراض کیا اور ان آباد کاروں کو غیر مسلح کرنے کا مطالبہ کیا۔ کمیٹی نے کہا کہ مسلح آباد کاروں کی موجودگی میں کوئی امن معاہدہ ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ یہ لوگ دہشت گردی پھیلانے کے ذمہ دار بنتے رہتے ہیں۔ کمیٹی نے اسرائیل میں قید تمام فلسطینیوں کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا۔ اس کے علاوہ فلسطینیوں کے غیر ممالک جانے پر سے پابندی ہٹائے جانے اور پانی کی تقسیم کو منصفانہ بنانے کے بھی مطالبے کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ یروشلم کو یہودی ریاست بنانے کے لئے عالمی مہم کو بھی بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

اس سے قبل مسٹر یاسر عرفات نے بتایا کہ ان کی ایگزیکٹو کمیٹی نے اسرائیل کے ساتھ حال ہی میں طے پانے والے معاہدے پر پوری تفصیل اور گہرائی سے غور کیا۔

اس سے قبل اسرائیلی کابینہ نے اس معاہدے کی توثیق کر دی ہے۔ اس میں دو سال کے عرصے میں مغربی کنارے پر اسرائیلی فوج کی دوبارہ تعیناتی کے مسئلے کو چار مراحل میں طے کرنے اور الیکشن کی بات کی گئی ہے۔

مسٹر عرفات کے ترجمان نے کہا کہ ایگزیکٹو کمیٹی نے جزوی معاہدے پر اتفاق کا اظہار کیا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ یہ بیان جو جاری کیا گیا ہے یہ ان باتوں کا بیان ہے جن پر اتفاق ہے اور جن پر اختلاف ہے۔

درحقیقت اسرائیل اور فلسطین کے درمیان خود مختاری کے جملہ مراحل بے حد پیچیدہ ہیں۔ اور اس پر مزید کئی سال کی بات چیت اور غور و خوض درکار ہوگا۔ اس کے پیچھے دونوں فریقین کی سالہا سال کی شدید ترین دشمنی کی روایات موجود ہیں اور ایک دوسرے کی نیتوں پر شک و شبے کا اظہار بار بار راستے کی رکاوٹ بن جاتا ہے۔ اسرائیل اور فلسطین دونوں جگہوں پر خود مختاری کے معاہدے کے شدید مخالفین موجود ہیں جو ایسا دباؤ جاری رکھتے ہیں جو معاملات کو آگے چلانے میں آزادی نہیں دیتا۔ اور بار بار مسائل الجھ کر تاخیر کا سبب بن جاتے ہیں جزوی معاہدے پر اتفاق رائے کے بعد فلسطینی ایگزیکٹو کمیٹی کا حالیہ بیان اسرائیل کے لئے یقیناً حیرانی بلکہ مایوسی کا بھی سبب ہوگا۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ اسرائیل میں میں عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ انتخابی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں اور اس مرحلے پر انتخابات جیتنے اور ہارنے کے خدشات کے پیش نظر اسرائیلی حکومت کوئی جرات مندانہ قدم فوری طور پر نہیں اٹھا سکتی۔ یہ صورت حال بتاتی ہے کہ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان خود مختاری کے اصولوں پر بات کا آگے بڑھنا مزید تاخیر کا شکار ہو جائے گا اور امکان یہی ہے کہ حتمی باتیں انتخابات کے بعد اس صورت میں ہوں گی جب مسٹر رابن یہ انتخابات جیت جاتے ہیں۔ اپوزیشن کے برسراقتدار آنے کی صورت میں یہ معاہدہ کئی قسم کے خطرات کا شکار بھی ہو سکتا ہے۔

○○○

سری لنکا کی حکومت کی پہلی سالگرہ

سری لنکا کی موجودہ حکومت نے جس کی قیادت ملک کی صدر مادام چندریکا کماری ٹنگا اور وزیر اعظم مسز بندرا نائکے کر رہی ہیں ایک سال مکمل کر لیا ہے۔ مگر اس حکومت کی پہلی سالگرہ تامل باغیوں کے ساتھ جھڑپوں کے درمیان منائی جا رہی ہے۔

۵۰ سالہ صدر چندریکا کماری ٹنگا پارلیمنٹ کے ذریعے اپنا نیا منصوبہ بروئے کار لانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اس کوشش میں درحقیقت ان کا سیاسی مستقبل بھی داؤ پر لگا ہوا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ ۱۹۷۲ء سے (عرصہ ۲۳ سال سے) جاری شدہ یہ خانہ جنگی ختم ہو جائے جو کہ اس عرصے میں ۵۰ ہزار جانیں لے چکی ہے سری لنکا کے تھوڑی سی آبادی والے اس جزیرے میں یہ تعداد ایک غیر معمولی تعداد ہے۔

صدر صاحبہ کے اس منصوبے پر ان کی اپنی مخلوط حکومت میں اختلافات ہیں اور صدر صاحبہ جن کو پارلیمنٹ میں صرف ایک ووٹ کی برتری حاصل ہے کوئی دلیرانہ قدم اٹھانے سے بھی معذور ہیں۔ مخلوط حکومت میں ایک پارٹی اختلاف ظاہر کر رہی ہے جب کہ باقی بدستور ساتھ ہیں۔

صدر چندریکا کماری ٹنگا کے پہلے امن پروگرام کی ناکامی کے بعد موجودہ منصوبے کی کامیابی پر بھی شکوک و شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اگر وہ اپنے موجودہ منصوبے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو سری لنکا کا مستقبل بڑا شاندار ہوگا اور ایک لمبے عرصے تک ان کو حکومت سے کوئی نہ ہٹا سکے گا۔ لیکن ناکامی کی صورت میں ان کے سیاسی کیریئر کا اختتام بھی ہو سکتا ہے۔

تامل باغیوں کی پارٹی ایل ٹی ٹی ای نے پہلے تو صدر چندریکا کماری کا دوستی کا ہاتھ تھام لیا تھا لیکن پھر اچانک انہوں نے یہ ہاتھ جھٹک دیا اور ایک بار پھر پورے زور و شور سے ایلام (آزادی) کی وہ مہم شروع کر دی جو سری لنکا کے شمال مشرق میں عرصہ ۲۳ سال سے جاری ہے۔

اس سال اپریل میں جب سے جنگ دوبارہ شروع ہوئی ہے ۷۰۰ فوجی مارے گئے ہیں اور سرکاری فوجوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ایک ہزار سے زائد تامل گوریلوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اپوزیشن کا الزام ہے کہ صدر چندریکا حالات کو سمجھنے میں ناکام رہی ہیں اور ان پر سرکاری فوجیوں کی ہلاکت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

ملک کی اقتصادی حالت خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے کیونکہ بیرونی سرمایہ کاری بدامنی کی وجہ سے ممکن نہیں ہو رہی۔ بے روزگاری بڑھ رہی ہے اور قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کماری ٹنگا نے اعتراف کیا ہے کہ جنگ کی وجہ سے ملک کی اقتصادی حالت خراب تر ہو رہی ہے۔

○○○

کروشیا میں مہاجرین کی آمد

بوسنین کروٹ اور مسلمانوں کے مہاجرین کا پہلا قافلہ گزشتہ روز کروشیا پہنچ گیا۔ یہ لوگ سربوں کے زیر قبضے شہر بانجالوکا سے نکل کر بھاگے ہیں۔ یہ خوف زدہ سہمے ہوئے اور تھکن سے چور تھے۔ پہلے ہی یہ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا تھا کہ مہاجروں کی ایک لہر آنے والی ہے۔ پہلے قافلے میں قریباً ایک ہزار افراد شامل ہیں۔ مزید ۲ ہزار افراد منتظر ہیں کہ وہ کسی طرح بانجالوکا سے نکل سکیں۔

اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین نے بتایا کہ بانجالوکا میں ۱۵ ہزار کروٹ اور تیس سے پینتیس ہزار مسلمان اس وقت موجود ہیں۔ جبکہ جنگ سے قبل اس علاقے میں ۵۵ فیصد سرب تھے ۱۵ فیصد کروٹ اور ۱۵ فیصد ہی مسلمان تھے جبکہ ۱۶ فیصد کے قریب وہ لوگ ہیں جو خود کو جنگ سے قبل یوگوسلاو کہتے تھے۔

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں بوسنیا کروشیا اور سربوں کے جس علاقے میں جنگ جاری ہے یہ ماضی میں یوگوسلاویہ کا حصہ تھا۔ جو یہاں پر کیونسٹ نظام کے خاتمے کے ساتھ ہی کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکا ہے اور اب یوگوسلاویہ نام کا کوئی ملک باقی نہیں رہا۔

کروشیا سے سرب مہاجرین کی آمد کے بعد خطرہ ہے کہ مزید کروش اور مسلمانوں کو زبردستی ان کے گھروں سے نکال دیا جائے گا۔ اور یہ لوگ کروشیا کا رخ کریں گے۔

ایک عورت نے روتے ہوئے بتایا کہ سربوں نے اس کے خاوند کو مار مار کر ہلاک کر دیا اور جب وہ بانجالوکا سے روانہ ہوئی تو اس وقت تک اس کے خاوند کی لاش سڑک پر پڑی ہوئی تھی۔

کرائنا کی شکست کے بعد ہزاروں سرب مہاجرین نے اس طرف کا رخ کیا اور اب یہاں پر بسنے والے کروٹ اور بوسنین مسلمانوں کو نکال باہر کیا جا رہا ہے۔

کروشیا کے حکام کو توقع ہے کہ کم از کم دس ہزار مہاجرین ڈے ور پہنچیں گے۔ یہ لوگ دریائے ساوا سے کشتیوں کے ذریعے دوسرے کنارے پر پہنچے ہیں۔ یہ دریا کروشیا اور سربوں کے علاقے کے درمیان قدرتی سرحد کا کام دیتا ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

سے والہانہ محبت تھی تقریباً ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان جاتے۔ ان درویشوں کے لئے پہننے اور اوڑھنے کا کافی سامان ساتھ لے جاتے۔

ایک بار دسمبر کے شروع میں خاکسار بانی صاحب سے ملنے ان کے گھر گیا۔ دیکھا کہ کمرے میں ہر طرف بے ترتیبی ہے پارچات اور کمبلوں کے بنڈل رکھے ہوئے ہیں۔ اور بانی صاحب زمین پر بیٹھے ہوئے کپڑے چیک کر رہے ہیں۔ خاکسار کے استفسار پر کہنے لگے کہ گزشتہ دو ماہ سے قادیان کی بچیوں کے لئے میری بیوی، بہوویں اور بیٹی (شکیلہ اختر) خود ہی کپڑے سی رہی ہیں۔ اور میں پیکنگ کا کام کر رہا ہوں۔ دنیا کے اور تاجروں کی طرح بانی صاحب بھی ایک تاجر تھے۔ اور نہایت ہی مصروف الاوقات تاجر۔ مگر وہ کون سی لگن تھی اور کون سا شوق تھا کہ پیرانہ سالی کے باوجود وہ ایسے کاموں کے لئے وقت نکالتے اور اپنے ہاتھوں سے ایسے کام سرانجام دیتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

ہم ہدایت کی طرف بلانے جاتے ہمارے پیغام کو ٹھکرا کر بڑی حقارت سے ہمیں یہ کہہ سکتے تھے کہ اے طبیب خود اپنا علاج کر۔ دوسرا پس منظر اس فوری اور اشد ضرورت ہے بہت قبل کا ہے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک خواہش سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت صاحب کے مندرجہ ذیل الفاظ سے احباب پر خوب روشن ہو گا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ وقف جدید ہی کی قسم کا کوئی نظام برصغیر ہندوپاک میں جاری فرمانا چاہتے تھے۔ چنانچہ حضرت صاحب فرماتے ہیں:

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین حق کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں۔ تا حجت دین حق تمام روئے زمین پر پوری ہو لیکن اس ضعف اور قلت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل پورپر؟۔

اس پہلو سے دیکھا جائے تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وقف جدید حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک خواہش کو پورا کرنے کی غرض سے جاری کی گئی۔ یہ کون نہیں جانتا کہ (۔) کی خواہش ایک عام انسان کی خواہش کی طرح نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کے دل کے میلانات اور آرزوئیں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور باریک در باریک حکمتوں پر مبنی ہوتی ہیں پس ایک طرف اس خواہش کا 80 برس قبل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دل میں پیدا ہونا اور دوسری طرف ہماری آنکھوں کے سامنے وہ حالات پیدا ہو جانا جو بڑی شدت سے نظام وقف جدید کا تقاضا کر رہے تھے۔ اس تحریک کا پس منظر بتاتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت امام جماعت الثانی پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام خواہشات آپ کے زمانہ میں یا پوری ہوئیں یا ان کی بنیادیں رکھی گئیں۔ وقف جدید کی بنیاد بھی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق آپ ہی کے مبارک ہاتھوں رکھی جانی مقدر تھی۔ چنانچہ 1958ء میں (۔) کے موقعہ پر آپ نے اس انجمن کے قیام کا اعلان کرتے وقت فرمایا۔

پشاور سے کراچی تک رشد و اصلاح کا جال پھیلایا جائے۔ حضرت امام جماعت الثانی کے یہ الفاظ پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے جیسے آپ حضرت بانی سلسلہ کی اس آرزو پر جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے لبیک لبیک کہہ رہے ہوں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سخی محمد صاحب ساکن ترگڑی سالہا سال سے بوجہ پیشاب کی تکلیف بیمار ہیں۔ نیز کلثوم بیگم صاحبہ زوجہ ناصر احمد صاحب ڈھلو ساکن ترگڑی ایک ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ملک اللہ بخش صاحب دفتر وکالت دیوان تحریک جدید کی اہلیہ محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بوجہ اعصابی کمزوری وغیرہ بیمار ہیں اور ایک ماہ سے تکلیف زیادہ ہوگئی ہے اور آج کل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرماے۔

○ مکرم بشیر احمد شاہد دار الصدر غربی ربوہ کی خوشدامن دل کے عارضہ اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے شدید بیمار رہی ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رہنے کے بعد اب کچھ طبیعت سنبھل جانے پر ڈاکٹر صاحب نے گھر آنے کی اجازت دیدی ہے۔ مگر کمزوری حد سے زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل صحت عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عطا محمد صاحب قمر ناظم انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کی والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ عبد الغنی صاحب عمر 83 سال ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ مورخہ 95-8-14 وفات پاگئیں بوجہ موصی ہونے کے ان کی میت اگلے روز 95-8-15 ربوہ لائی گئی جہاں بعد ظہر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی ضرورت

○ دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ دوم کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں۔ جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔

1۔ تعلیمی قابلیت میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر 18 سال کم از کم۔

2۔ نصاب کے سلسلہ میں نظارت دیوان سے رابطہ کریں۔

3۔ درخواستیں 4۔ ستمبر 1995ء۔ تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔ درخواستوں کے ساتھ تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول۔ صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

4۔ امتحان کمیشن 12۔ ستمبر 1995ء بروز منگل بوقت 9 بجے صبح اور انٹرویو مورخہ 13۔ ستمبر 1995ء بروز بدھ ہو گا۔ وقت تحریری امتحان کے وقت بتا دیا جائے گا۔

نوٹ۔ ان امیدواران کا انٹرویو لیا جائے گا۔ جو تحریری پرچہ کے امتحان میں پاس ہوں گے۔ ہر دو امتحان (پرچہ۔ وانٹرویو) میں پاس ہونا لازمی ہو گا۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

اعلان داخلہ

○ ادارہ صحت عامہ 6۔ عبد الرحمٰن چغتائی روڈ لاہور نے مندرجہ ذیل پوسٹ گریجوایٹ کورسز میں مرد و خواتین میڈیکل گریجوایٹس سے مجوزہ فارم پر درخواستیں طلب کی ہیں۔

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-9-16 مقرر کی ہے۔

1۔ پبلک ہیلتھ میں ڈپلومہ (ایک سالہ)

2۔ میٹرنل چائلڈ ہیلتھ ڈپلومہ برائے خواتین (ایک سالہ)

3۔ ایف سی پی ایس (کیمونٹی میڈیسن) (دو سالہ)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "جنگ" 95-8-20 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ ایم اے / ایم ایس سی پنجاب یونیورسٹی لاہور

○ یونیورسٹی ہذا نے ایم اے / ایم ایس سی مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ مجوزہ فارمز پر درخواستیں متعلقہ شعبہ میں 19۔ اگست تا 28۔ اگست 95ء وصول کی جائیں گی۔

1۔ ایم اے۔ عربی۔ انگریزی، فنون لطیفہ، فرانسیسی، فارسی، پنجابی، سماجی امور اردو، کشمیریات، اقتصادیات، تاریخ۔ علوم اسلامیہ۔ ابلاغیات فلسفہ، سیاسیات اور عمرانیات۔

2۔ ایم ایس سی۔ اطلاقی نفسیات، نباتیات، کیمیا، کمپیوٹر سائنس، جغرافیہ، ریاضی، طبیعات، شماریات، حیوانیات، خلائی سائنس، علم کتابداری۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "جنگ" 95-8-20 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

دعا کے اعلانات

○ گزارش ہے کہ جس شخص کے لئے دعا کروانا مقصود ہو اس کا نام ضرور تحریر کریں۔ یہ کافی نہیں کہ وہ میرے چچا ہیں یا میرے ماموں ہیں۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ 1

نقصان پہنچائے تو اس کے یہ ظاہری نشان اس کے دل کی حالت کے خلاف ہوں گے اور یہ اس شخص کا اعزاز نہ ہو گا کیونکہ اعزاز و احترام دل سے ہوا کرتا ہے۔ تو یہ سچ ہے کہ دل ہی اعزاز و اکرام کرتا ہے مگر جب تک اس کے ساتھ ظاہری علامات نہ ہوں اعزاز و اکرام کا پتہ نہیں لگ سکتا محبت دل کی چیز ہے۔ بچے کو جو چیز ماں باپ کھانے پینے کو دیتے ہیں وہ محبت نہیں ہوتی دشمن اور غیر سے بھی انسان ایسا سلوک کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ لوگ نمود کے لئے بڑے بڑے چندہ دیتے ہیں۔ غریب خانے کھولتے ہیں۔ باوجود اس کے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا شخص غربا سے محبت کرتا ہے مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ خالی خولی محبت بھی نہیں ہوتی۔ جب تک اس کے ظاہری آثار نہ ہوں۔ گو ماں باپ بچہ کو جو کھانا دیتے ہیں اسے محبت نہیں کہہ سکتے لیکن یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ماں باپ کھانے پینے کو نہ دیں اور پھر یہ کہا جائے کہ وہ محبت کرتے ہیں پس ماں باپ محبت کرتے ہیں اور بچہ کا خیال بھی رکھتے ہیں۔ گو کھانا دینا محبت نہیں۔ مگر یہ محبت کے آثار میں سے ضرور ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے لئے بھی محبت کی علامتیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے جو میں اس وقت بیان کرتا ہوں قاعدہ ہے کہ جس سے محبت ہو انسان اس کے متعلقات سے محبت کرتا ہے۔ اور اس کی صفات کی نقل کرتا ہے۔ اس لئے کوئی شخص روحانیت میں ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ صفات باری تعالیٰ کی نقل نہیں کرتا۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا سے محبت ہو اور اس کے صفات کو اپنے اندر جذب نہ کرے۔

(از خطبہ یکم دسمبر 1922ء)

بقیہ صفحہ 5

خطرہ ہوتا ہے اور یہ بہت ضروری ہے کہ ایسے مادوں کی پہلے سے ہی تشخیص کرلی جائے جو کینسر کا باعث بنتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ ہمارے ماحول کا حصہ بنیں۔

کینسر کی وجہ بننے والے جینز کو Oncogenes کہتے ہیں جو نارمل حالت میں نشوونما کو کنٹرول کرتی ہیں اور ابنارمل حالت میں کینسر کا باعث بنتی ہیں گو کینسر کا جینیات سے گہرا تعلق ہے مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کینسر کوئی موروثی بیماری ہے۔ کینسر کی بعض اقسام کا کسی خاندان میں پائے جانے کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21- اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں محاصرے اور ناکہ بندیوں کے دوران ڈھائی سو افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ ایم کیو ایم کے ایک اور ٹارچر سیل کی نشاندہی بھی کی گئی۔ لیاقت آباد جمنازیم کے نواح میں رینجرز اور پولیس نے بکتر بند گاڑیوں کے ہمراہ چھاپے مار کر درجنوں افراد کو گرفتار کرلیا۔ لیکن دہشت گرد ہاتھ نہ آسکے۔ طالب کالونی۔ نیو کراچی' نارتھ کراچی' مسلم ٹاؤن' دھوبی گھاٹ' کراچی غربی' پرانا گولی مار' آصف کالونی حسرت موہانی کالونی لور ولایت آباد میں بھی چھاپے مارے گئے۔ گھی گراؤنڈ سے پکڑے جانے والے دہشت گردوں کی نشاندی پر دو سو افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ سیکٹر انچارج کے گھر پر چھاپہ مارا گیا۔ محاصرہ اور مقابلہ میں ۳- افراد ہلاک ہو گئے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ اجمل خٹک نے ملاقات میں مڈٹرم الیکشن کا مطالبہ کیا تھا۔ میں نے کہا کہ اس مسئلہ پر حکمران جماعت سے بات کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں اجمل خٹک اور اپنے خیالات میں خاصی ہم آہنگی پاتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ حکومت اپوزیشن اور ان کی حلیف جماعتیں ایک دوسرے سے ملیں۔ بھارتی فوج کشمیروں کے ساتھ سربوں سے بھی برا سلوک کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی محاذ آرائی بہت بڑھ گئی ہے۔ میرا کردار ادا کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے صدر سے محاذ آرائی ختم کر کے اچھا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مڈٹرم الیکشن بے وقت کی راگنی ہے۔

○ امریکی وزیر دفاع اور قائم مقام وزیر خارجہ پاکستان کو فوجی ساز و سامان کی ترسیل کے لئے سرگرم ہو گئے ہیں۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ سینٹ کو براؤن ترمیم کی حمایت کرنی چاہئے۔ ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے بارے میں پاکستانی موقف قابل تعریف ہے علاقے میں پاکستان کا کردار مثبت ہے۔

○ باڑہ میں آپریشن کے بارے میں سینٹ میں اپوزیشن نے شدید احتجاج کیا۔ راجہ ظفرالحق نے الزام لگایا ہے کہ حکومت سیاسی مسائل کو سیاسی طریقے سے حل نہیں کرتی۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ یہ قانون کی حکمرانی نہیں ہے کہ جسے چاہا پیش کردیا اور جب چاہا رولنگ تسلیم نہ کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سینیٹر سعید قادر کو ایوان میں لانے کے لئے خصوصی طور پر پروڈکشن آرڈر جاری کئے مگر وہ نہیں آئے۔ پروڈکشن آرڈر پر عمل کے لئے مزید قانونی کارروائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وفاقی وزیر رضا ربانی نے کہا کہ حکومت رولنگ کو تسلیم کرتی ہے جو سینیٹر تعاون کرتے ہیں وہ آجاتے ہیں۔

○ حکومتی ترجمان نے بتایا ہے کہ صدر اور وزیراعظم کی ملاقات میں مڈٹرم الیکشن پر بات نہیں ہوئی۔

○ اپوزیشن کی طرف سے فائنل راؤنڈ کی تیاری کی خبروں کے جواب میں سرکاری اداروں نے مسلم لیگی کارکنوں کے کوائف اور جائیداد کی تفصیلات جمع کرنی شروع کردی ہیں۔ مسلم لیگ کا لاہور میں ۱۴- اگست کو جو کنونشن ہوا تھا اس کے بعد حکومتی ایجنسیاں الرٹ ہو گئی ہیں۔

○ جیل سے رہائی کے پانچ ماہ بعد سابق عالمی ہیوی ویٹ باکسنگ چیمپئن مائیک ٹائی سن' جس نے جیل میں اسلام قبول کر لیا تھا اور اس کا اسلامی نام ملک عبدالعزیز رکھا گیا تھا اس نے پہلے ہی مقابلے میں زبردست کامیابی حاصل کی اور اپنے حریف کو دوسرے مکے سے ہی ناک آؤٹ کر کے باکسنگ کے عالمی شائقین کو حیران کر دیا۔ مقابلہ صرف ڈیڑھ منٹ جاری رہا۔

○ ٹیکس قوانین کے خلاف تاجروں نے پنجاب اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کیا۔ حکومت کے ظالمانہ رویے کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ دس ارکان اسمبلی بھی تاجروں کے ساتھ شامل ہوئے۔

○ سابق صدر جنرل ضیاء الحق کے قتل کیس کے تمام ثبوت غائب کر دیئے گئے ہیں۔ مسٹر جسٹس شفیع الرحمٰن کی طرف سے سی ۱۳۰ کے دروازہ کی گمشدگی کی نشاندہی کے بعد پورا ملبہ غائب کر دیا گیا ہے۔ جہاز کا ملبہ ملتان میں ائر فورس کے ہینگر میں طویل عرصہ پڑا رہا۔ پھر لاہور کی سکریپ مارکیٹ میں فروخت کر دیا گیا۔ قانون کے مطابق سانحہ بہاولپور کی اصل وجوہات اور ملزموں کا پتہ لگنے تک ملبہ محفوظ رکھنا ضروری تھا۔

○ سندھ پولیس کے ۱۵۰ انسپکٹروں میں سے ۶۸ نااہل قرار دے دیئے گئے۔ آئی جی کے حکم پر قائم کردہ پروموشن کمیٹی نے ان کو ۱۹۸۲ء میں کنفرم کیا تھا۔ ان میں سے بیشتر کراچی میں ایس ایچ او ہیں۔

○ گرینڈ آپریشن کے دوران پکڑی گئی سوا کروڑ بوری چینی کی لوٹ سیل لگادی گئی۔ یہ چینی یوٹیلٹی سٹوروں پر ۱۳- روپے فی کلو کے حساب سے ایک اور دو کلو کے پیکٹوں میں فروخت ہو گی۔ ایف آئی اے نے دو دنوں کی کارروائی میں اڑھائی ارب سے زائد کی چینی برآمد کی۔ ان اقدامات سے اوپن مارکیٹ میں چینی کی قیمتوں میں نمایاں کمی ہونے کا امکان ہے۔

○ شوگر ملز ایسوسی ایشن نے مطالبہ کیا ہے کہ شوگر ملوں کے خلاف کارروائی بند کی جائے۔ سربمہر گودام کھول دیئے جائیں۔ ایسوسی ایشن نے دعویٰ کیا ہے کہ ملوں کی جانب سے کوئی چینی ذخیرہ نہیں کی جارہی۔

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ موجودہ صحافت تجارت ہے اس پر ٹیکس لگنا چاہئے۔

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے قائد اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ حکومتی ٹیم نے ہم سے کوئی رابطہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی مذاکرات کے لئے جگہ یا تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ اخبارات سے پتہ چلا ہے کہ ایک ہفتے میں مذاکرات ہوں گے۔ حکومت تاخیر کررہی ہے۔

○ خاتون کوہ پیما ایسن گریوز جسے دنیا کی سب سے بڑی کوہ پیما سمجھا جاتا تھا۔ جمعرات کے روز کے ٹو کی چوٹی سر کرنے کی کوشش کے دوران ہلاک ہو گئی۔ ۳۳ سالہ ایسن گریوز آکسیجن کے بغیر ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے والی واحد خاتون کوہ پیما تھی۔ وہ برف کے تودے کے نیچے آکر ہلاک ہو گئی۔

○ جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور نے وائس آف امریکہ کو انٹرویو میں کہا ہے کہ حالات ٹھیک نہ ہوئے تو کوئی بڑا حادثہ رونما ہو سکتا ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ ناجائز ذرائع سے بنائی جانے والی کروڑوں روپے کی جائیدادیں نیلام کردی جائیں گی۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بیٹی عزیزہ نایاب بشریٰ کا نام تبدیل کر کے نایاب ظفر رکھ دیا ہے۔ آئندہ اس کو اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ رانا محمد ظفراللہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مکان نمبر 61/A دارالفتوح ربوہ

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل
سر کے بالوں کی خشکی، سکری، سفیدی اور بال گرتے ہوں تو بفضل خدا بہترین ٹانک ہے۔ میڈیکل اور جنرل سٹورز سے بھی حاصل کریں۔
تیار کردہ: الضیاء فارمیسی آف بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار ربوہ

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید
اولاد کا نہ ہونا۔ پیدا ہو کر فوت ہو جانا۔ نرینہ اولاد کی خواہش۔ اٹھرا۔ ورم و لیکوریا۔ ایام کی بےقاعدگی۔ بچوں کا سوکھا۔ گرمی۔ گیس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون 254634

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
فون: 487
اکرم مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نزد الائیڈ بنک
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودھا

حسن نکھار مجربات!
روشن کاجل — آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے تحفہ قیمت -/6
زرگل ہیئر آئل — بالوں کے قدرتی حسن کو قائم رکھتا دماغ کو تروتازگی اور ٹھنڈک پہنچاتا اور ان کو قبل از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے۔ قیمت -/20
حسن نکھار کریم — کیل مہاسے اور چھائیوں کا علاج۔ قیمت -/10
حسن نکھار ابٹنہ — چہرہ میں شگفتگی، نکھار اور جاذبیت پیدا کرتا ہے قیمت -/12
سفوف سکاکائی — بالوں کو لمبا، ملائم اور چمکدار بناتا ہے۔ مرض سکری و خشکی کو دور کرتا ہے۔ قیمت -/12
ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ
فون: 21434- 211434 (04524)

ابیکس کمپیوٹر اکیڈمی
21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ
فون: 211839
داخلہ جاری ہے
خواتین کیلئے علیحدہ کلاسز
1- COMPUTER TYPING
2- DOS
3- WORD PERFECT
4- DBASE/ FOXPRO
5- UTILITY PROGRAMS
کورس کی تفصیل
6 ماہ میں کمپیوٹر کی پیشہ ورانہ ٹریننگ حاصل کیجئے اور کسی بھی شعبہ زندگی میں ملازمت حاصل کیجئے یا اپنے کاروبار میں کمپیوٹر کا استعمال ممکن بنائیں
پروفیشنل کمپیوٹر کورس